حدیثِ کربلا
طالب جوہری

حدیثِ کربلا

سبیلِ سکینہؑ

حیدرآباد لطیف آباد، یونٹ نمبر ۸-۱

طالب جوہری

نام کتاب : حدیثِ کربلا

مصنف : علامہ طالب جوہری

اشاعتِ چہارم : ۲۰۱۱ء

کمپوزنگ : مزمل شاہ

ناشر : مولانا مصطفیٰ جوہر اکیڈمی، کراچی

طباعت : سید غلام اکبر 0303265981 4

قیمت : -/۵۴۵ روپیہ

رابطہ

فلیٹ نمبر 1، آصف پیلس، بی۔ ایس ۱۱، بلاک ۱۳

فیڈرل بی ایریا، کراچی، پاکستان

فون: ۰۲۱۔۶۳۷۸۶۰۱

موبائل: ۰۳۳۳۔۲۱۲۷۹۳۲

اتنے میں نمازِ ظہر کا وقت ہو گیا۔ امام نے حجاج بن مسروق کو اذان دینے کا حکم دیا۔ اقامت کے وقت امام حسین علیہ السلام اپنے دوش پر عبا ڈال کر باہر آئے اور حمد و ثنائے الٰہی اور نعتِ رسول کے بعد فرمایا ﴿ایها الناس اِنّها معذرة الی الله عزوجل والیکم. انی لم آتکم حتّی أتتنی کتبکم و قدمّت علیّ رسلکم ان أقدم علینا فانه لیس لنا امام لعل الله ان یجمعنا بك علی الهدی فان کنتم علی ذلك فقد جئتکم فان تعطونی ما اطمئنّ الیه من عهودکم و مواثیقکم اقدم مصر کم و ان لم تفعلوا و کنتم لمقدمی کارهین انصرفت عنکم الی المکان الذی اقبلت منه الیکم﴾ اے لوگو! میں اللہ کو گواہ بنا کر تمھارے سامنے اپنے آنے کا سبب بیان کرتا ہوں۔ میں تو اس صورت میں آیا ہوں کہ تمھارے خطوط میرے پاس آئے اور تمھارے فرستادے آئے کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔ شاید اللہ آپ کے ذریعے سے ہم سب کو ہدایت پر مجتمع کر دے۔ میں تو آ گیا ہوں اب اگر تم اپنے قول پر قائم ہو تو مجھے مطمئن کرو اور اپنے عہد و میثاق کو پورا کرو۔ اور اگر ایسا نہ کرو اور تمھیں اپنے خطوط و وفود پر ندامت ہو اور میرے آنے کو ناپسندیدہ سمجھتے ہو تو پھر میں اسی علاقے میں پلٹ جاؤں جہاں سے تمھارے پاس آیا ہوں۔ حر کے لشکر سے جواب میں کسی نے کچھ نہیں کہا۔ امام حسین نے اقامت کہے جانے کا حکم دیا۔ پھر آپ نے حر سے کہا کہ اگر چاہتے ہو تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ الگ نماز پڑھو۔ حر نے کہا کہ ہم سب آپ کے ساتھ ہی نماز پڑھیں گے۔ سب نے امام کی اقتداء میں نماز پڑھی (۱)۔ امالی صدوق کے مطابق نماز کے بعد حر اپنی جگہ سے اٹھا اور امام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا۔ آپ نے جوابِ سلام دیا اور فرمایا کہ اے بندۂ خدا تم کون ہو؟ اس نے کہا میں حر بن یزید ہوں۔ آپ نے فرمایا ﴿یاحر علینا ام لنا﴾ یعنی تم ہم سے لڑنے آئے ہو یا ہماری نصرت کرنے آئے ہو؟ اس نے کہا فرزند رسول مجھے تو آپ سے لڑنے کیلئے بھیجا گیا ہے لیکن میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس بات سے کہ قیامت کے دن میں اپنی قبر سے اس حالت میں اٹھوں کہ میری پیشانی میرے پاؤں سے بندھی ہوئی ہو اور میرے ہاتھ میری گردن سے بندھے ہوئے ہوں اور منہ کے بل دوزخ میں پھینک دیا جاؤں۔ اس کے بعد عرض کی فرزند رسول آپ کہاں جا رہے ہیں۔ اپنے جد کے مدینے کی طرف واپس جائیں ورنہ قتل کر دیئے جائینگے۔ امام نے جواب میں تین اشعار پڑھے:

۱۔ تاریخ طبری ج ۴ ص ۲۰۲۔۲۰۳

سامضی فما فی الموت عار علی الفتی	اذا مـا نـوی حـقّـا و جـاهـد مسلما
و واسـی الـرجـال الـصالحین بنفسه	و فـارق مثبـورا و خـالف مـجـرما
فـان متُّ لـم انـدم و ان عشت لم اُلم	کـفـی بك ذلّا ان تـمـوت و تـرغما (۱)

میں چلتا رہوں گا اور موت اس شخص کے لئے ننگ و عار نہیں ہے جو خدا اور اسلام کے لئے جہاد کرے۔ اور جو نیک اور صالح افراد کے لئے مواسات کرے۔ جب وہ دنیا سے جائے تو لوگ اس کا غم کریں اور دشمن اس کی مخالفت کریں۔ لہذا اگر میں مر جاؤں تو جائے ندامت نہیں ہے اور اگر زندہ رہوں تو جائے ملامت نہیں ہے۔ ذلّت تو تمھارے لئے ہے کہ مر جاؤ اور اپنے مقصد و مراد تک نہ پہنچو۔

مفید کی روایت کے مطابق نماز عصر بھی سب لوگوں نے ایک ساتھ پڑھی۔ نماز کے بعد امام نے پھر ایک خطبہ ارشاد فرمایا ﴿ ایها الـنـاس فانکم ان تتقوا الله و تعرفوا الحق لاهله یکن ارضیٰ لله عـنـکـم و نحن اهل بیت محمد اولی بولایة هذا الامر علیکم من هولآء المدّعین ما لیس لهم و السائرین فیکم بالجور و العدوان وان أبیتم الا کراهیة لنا و الجهل بحقنا فکان رأیکم الأن غیر مأأتتنی به کتبکم وقدّمت به علیّ رسلکم انصرفت عنکم ﴾ اے لوگو اگر تم اللہ کا تقوی اختیار کرو اور حق دار کو پہچان کر حق اسے دے دو۔ تو یہ اللہ کی بہترین پسندیدگی اور خوشنودی کا سبب ہوگا۔ اور ہم محمد ﷺ کے اہل بیت ہیں۔ لہٰذا ہم جھوٹے دعویداروں کے مقابلہ میں ولایت کے بہترین حقدار ہیں اس لئے کہ یہ ولایت تو دوسروں کا حق ہی نہیں ہے۔ یہ لوگ تمھارے ساتھ ظلم و جور کا سلوک کرتے ہیں۔ تم نے خطوط بھیجے اور میرے پاس اپنے آدمی بھیجے اب اگر مجھ سے روگرداں ہو گئے ہو تو میں واپس جاتا ہوں۔ حر نے جواب میں کہا کہ خدا کی قسم مجھے آپ کو بھیجے جانے والے خطوط کا کوئی علم نہیں ہے۔ امام نے عقبہ بن سمعان کو بلا کر فرمایا کہ خطوط کی تھیلیاں لاؤ۔ عقبہ دو بھری ہوئی تھیلیاں لایا اور انھیں حر کے سامنے لا کر الٹ دیا۔ حر نے جواب دیا کہ میں ان لکھنے والوں میں نہیں ہوں۔ میں تو اس بات پر مامور ہوں کہ آپ کا ساتھ نہ چھوڑوں یہاں تک کہ آپ کو عبداللہ بن زیاد کے پاس لے جاؤں۔ امام حسین علیہ السلام کو جلال آ گیا آپ نے جواب میں حر سے فرمایا ﴿الـمـوت ادنـیٰ الیك مـن ذلك﴾ تمھارے اس ارادے کے

۱۔ ترتیب الامالی ج۵ ص۱۹۷